اللہ والوں کی نماز

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا
سنتوں بھرا بیان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

سرکارِ والا تَبار، دو عالَم کے مالک و مُختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: اے لوگو! بے شک بروزِ قِیامت اُس کی دَہشتوں اور حِساب کِتاب سے جَلد نَجات پانے والا شَخص وہ ہو گا جس نے تم میں سے مجھ پر دُنیا میں بکثرت دُرود شریف پڑھے ہوں گے۔ (1)

چارۂ بے چارگاں پر ہوں دُرودیں صد ہزار
بے کسوں کے حامی و غمخوار پر لاکھوں سَلام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔ (2)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔
(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

1...فردوس الاخبار، ج ۲/ ۴۷۱، حدیث ۸۲۱۰
2...معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا۔ ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا۔ ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: ﴿اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (تَرجَمۂ کنز الایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: "بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً"[1] یعنی پہنچا دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیْروی کروں گا۔ ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا۔ ❀ اَشْعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلْفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا۔ ❀ قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا۔ ❀ نظر کی حِفَاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطِر حَتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1 . . . بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، ۲/۴۶۲، حدیث: ۳۴۶۱

www.dawateislami.net

قرآن اور نماز کا شیدائی

حضرت سَیِّدُنا جابِر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے مُجاہدات اور عِبادات کا ذِکر کرتے ہوئے شَمعِ رِسالت کے دو پروانوں کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ہم رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ کسی غزوہ میں گئے، واپسی پر ہم پہاڑی عَلاقے سے گُزرے اور رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وہاں قِیام کا حکم فرمایا۔ سب صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان آرام کی خاطِر وہاں ٹھہر گئے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: آج رات تم میں سے کون پہرہ دے گا؟ ایک مُہاجِر اور ایک اَنْصاری صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کھڑے ہوئے اور عَرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ سَعادَت ہم حاصِل کرنا چاہتے ہیں، ہمیں قَبول فرمالیجئے۔ چُنانچہ وہ دونوں اِجازت پاکر پہرہ دینے کے لئے تیّار ہوگئے، دونوں نے مشورہ کیا اور اَنْصاری صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: ہم ایسا کرتے ہیں کہ آدھی رات ہم میں سے ایک پہرہ دے گا اور دوسرا سو جائے گا، پھر بقیہ آدھی رات دوسرا پہرہ دے گا اور پہلا سو جائے گا، لٰہذا آپ آرام فرمائیں، میں جاگتا ہوں پھر آپ پہرہ دینا، پس مُہاجِر صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ آرام فرمانے لگے اور اَنْصاری صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ پہرہ دینے کے لئے تیّار ہوگئے۔ کچھ دیر کے بعد انہوں نے نماز پڑھنا شُروع کردی اور سورۂ کہف کی قِراءَت کرنے لگے۔ دُشمنوں کی طرف سے ایک شَخْص آیا اور اس نے پہاڑی پر چڑھ کر دیکھا تو اسے ایک شَخْص نماز پڑھتا ہوا دِکھائی دِیا، اُس نے کمان پر تِیر چڑھایا اور نِشانہ باندھ کر اُس صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر تِیر چلا دِیا، تِیر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے جِسْم میں پیوست ہوگیا، لیکن آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کوئی حرکت نہ کی اور نماز میں مشغول رہے، اُس ظالِم نے دُوسرا تِیر مارا، وہ بھی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے جِسْمِ اَقْدَس میں اُتر گیا، لیکن آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے نماز نہ توڑی پھر اُس نے تیسرا تِیر مارا، وہ بھی سیدھا آیا اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو زخمی کرتا ہوا جِسْم میں پیوست ہوگیا۔ آپ

www.dawateislami.net

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے رُکوع و سُجُود کئے اور نماز مکمل کرنے کے بعد اپنے رفیق کو جگایا۔ جب اُس کافر نے دیکھا کہ یہاں یہ اکیلا نہیں بلکہ اِس کے رُفقاء (ساتھی) بھی قریب ہی موجود ہیں تو وہ فوراً بھاگ گیا۔ مُہاجِر صحابی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے رفیق (ساتھی) کی یہ حالت دیکھی تو جلدی جلدی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے جِسْم سے تِیْر نکالے اور پُوچھا: جب آپ پر دُشمن نے حملہ کِیا تو آپ نے مجھے جگایا کیوں نہیں؟ اِس پر قرآن و نماز کے شیدائی اُس اَنْصاری صحابی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے جواب دِیا: میں نے نماز میں ایک سُورت شُروع کی ہوئی تھی میں نے یہ گوارا نہ کِیا کہ سُورت کو ادھورا چھوڑ کر نماز توڑ ڈالوں، خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر مجھے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے پہرے کی ذِمّہ داری نہ دی ہوتی تو میں اپنی جان دے دیتا لیکن سُورت کو ضرور مکمل کرتا، لیکن مجھے حُضُور سراپا نُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے پہرہ دینے کا حکم فرمایا تھا اِس لئے میری ذِمّہ داری تھی کہ اِس کو اَحْسَن طریقے سے سر انجام دوں۔ جب میں نے دیکھا کہ میں بہت زیادہ زخمی ہو گیا ہوں تو اِسی احساسِ ذِمّہ داری کی وجہ سے نماز کو مُختَصَر کر دِیا اور آپ کو جگا دِیا تاکہ دُشمن مزید حملہ نہ کر سکے۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! قُربان جایئے! اُن پاک ہستیوں کو نماز و قرآن سے کیسی مَحَبَّت و لگن تھی کہ جان کی پروا نہ کی اور نماز میں مشغول رہے اور ایک ہم ہیں کہ اَوّل تو نماز پڑھتے ہی نہیں اور اگر پڑھ بھی لیں تو گھر بار یا کاروبار کی فِکْر سر پہ ایسی سُوار ہوتی ہے کہ نہایت جلدی جلدی نماز ادا کرتے ہوئے گویا اُسے سر سے اُتارنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یاد رکھئے! جلد بازی میں نماز پڑھنے کی وجہ سے عُمُوماً نماز میں ایسی غَلَطیاں بھی ہو جاتی ہیں جن کی وجہ سے نماز ضائع ہو جاتی ہے۔ چُنانچہ،

حضرتِ سَیِّدُنا حُذَیفہ بن یَمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک شَخْص کو دیکھا جو نماز پڑھتے ہوئے رُکوع اور

---

1 ... عُیُونُ الحکایات، حصہ اوّل، ص ۳۳

www.dawateislami.net

سُجُود پورے ادا نہیں کرتا تھا۔ اُس سے فرمایا: تم نے جو نماز پڑھی اگر اِسی نماز کی حالت میں اِنتِقال کر جاؤ تو حضرتِ سَیِّدُنا محمدِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے طریقہ پر تمہاری موت واقع نہیں ہوگی۔[1] ایک اور رِوایت میں یہ بھی ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے پُوچھا: تم کب سے اِس طرح نماز پڑھ رہے ہو؟ اُس نے کہا، چالیس (40) سال سے۔ فرمایا: تم نے چالیس (40) سال سے بِالکل نماز ہی نہیں پڑھی اور اگر اِسی حالت میں تمہیں موت آگئی تو دِیْنِ محمدی عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر نہیں مَروگے۔[2]

اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ! اللہ تعالٰی ہمارے ایمان کی حفاظت فرمائے۔

خدایا بُرے خاتمے سے بچا لے
گنہگار ہے جاں بَلب یاالٰہی
(وسائلِ بخشش)

امین بجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُکون واِطمینان سے نماز پڑھنے کی تعلیم

حضرت سَیِّدُنا ابُو ہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَروِی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجد میں تشریف لائے، ایک شَخْص آیا اور اُس نے نماز پڑھی پھر نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضِر ہو کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سلام کیا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سلام کا جواب دِیا اور اِرْشاد فرمایا: جاؤ نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز (دُرُست) نہیں پڑھی، چُنانچہ وہ گیا اور اِسی طرح نماز پڑھی، پھر نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضِر ہو کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

---

1 ۔۔۔ بخاری، کتاب الاذان، باب اذالم یتم الرکوع، ۱/۲۷۷، حدیث: ۷۹۱

2 ۔۔۔ نسائی، کتاب السھو، باب تطفیف الصلوۃ، ص ۲۲۵، حدیث: ۱۳۰۹

www.dawateislami.net

کو سلام کیا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سلام کا جواب دِیا اور اِرْشاد فرمایا: جاؤ جا کر نماز پڑھو، تم نے نماز نہیں پڑھی، اِس طرح 3 مرتبہ ہوا تو اُس شَخْص نے عرض کی: اُس ذات کی قسم! جس نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! مجھے ایسی ہی نماز آتی ہے، آپ ہی مجھے سِکھا دیجئے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو تکبیر کہو پھر اِتنا قرآن پڑھو جِتنا آسانی سے پڑھ سکو پھر اِطمینان سے رُکوع کرو، پھر رُکوع سے سر اُٹھا کر سیدھے کھڑے ہو جاؤ، پھر اِطمینان سے سجدہ کرو پھر سر اُٹھا کر اِطمینان سے بیٹھ جاؤ اور پُوری نماز اِسی طرح مکمل کرو۔[1]

نمازوں میں مجھے ہرگز نہ ہو سُستی کبھی آقا
پڑھوں پانچوں نمازیں باجماعت یارسولَ اللہ
(وسائلِ بخشش)

اِس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ واجب رہ جانے کی وجہ سے نماز کو لوٹانا واجب ہے۔ خیال رہے کہ بھول کر واجب چھوٹ جانے پر سجدۂ سہو واجب ہے اور عمدًا (یعنی جان بوجھ کر) چھوڑنے سے نماز لوٹانا واجب۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ نماز میں تَعْدِیْلِ اَرْکان، یعنی اِطمینان سے ادا کرنا واجب ہے۔ کیونکہ وہ بُزرگ جلدی سے ادا کر کے آگئے تھے، اِسی لئے نماز دوبارہ پڑھوائی گئی، یعنی ہر دفعہ وہ نماز پڑھ کر آتے، سلام عرض کرتے اور لَوٹا دِیئے جاتے۔ حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے پہلی ہی دفعہ اُنہیں نماز کا طریقہ نہ سکھایا بلکہ کئی بار پڑھوا کر پھر بتایا تاکہ یہ واقعہ اُنہیں یاد رہے اور مسئلہ خوب حِفْظ ہو جائے کیونکہ جو چیز مَشَقَّت و اِنتظار سے ملتی ہے وہ دل میں بیٹھ جاتی ہے۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حدیثِ پاک اور اِس کی شرح سے معلوم ہوا کہ نماز ٹھہر ٹھہر کر نہایت ہی سُکون و اِطمینان سے ادا کرنی چاہئے۔ حدیثِ پاک میں جو فرمایا گیا کہ "**اِطمینان سے رُکوع کرو**

1 . . . بخاری، کتاب الاذان، باب وجوب القراءۃ . . . الخ، ۱/۲۷۵، حدیث۷۵۷
2 . . . مرآۃ المناجیح، ۲/۱۲ ملخصاً وملتقطاً

www.dawateislami.net

پھر رُکوع سے سر اُٹھا کر سیدھے کھڑے ہو جاؤ، پھر اِطمینان سے سجدہ کرو پھر سر اُٹھا کر اِطمینان سے بیٹھ جاؤ" اِسی کا نام تَعدِیْلِ اَرْکان ہے۔ صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مُفتی محمد اَمجَد علی اَعْظَمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی بہارِ شریعت میں فرماتے ہیں: تَعدِیْلِ اَرْکان یعنی رُکوع و سُجُود و قومہ و جلسہ (رُکوع سے کھڑے ہونے اور دو سجدوں کے درمیان بیٹھنے) میں کم از کم ایک بار "سُبْحٰنَ اللہ" کہنے کی قدر (مقدار) ٹھہرنا (واجب ہے) تَعدِیْلِ اَرْکان بھول گیا (تو) سجدۂ سہو واجب ہے۔[1] بہر حال وُضُو و غُسل کے دُرُست طریقے کے ساتھ ساتھ نماز کے واجِبات، مَکْروہات، مُفْسِدات (نماز کو توڑنے والی چیزیں) اور دیگر ضروری مسائل کی معلومات ہونی چاہیئے تاکہ ہماری نمازیں خراب اور ضائع نہ ہوں، کیونکہ ہر عاقل و بالغ مُسلمان پر جس طرح نماز پڑھنا فرض ہے اِسی طرح حسبِ حال نماز کے مسائل سیکھنا بھی فرض ہے۔

کتاب "نماز کے اَحْکام" کا تعارف

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے مُسلمانوں کی خیر خواہی کے جذبے کے تحت نماز کے مسائل کے بارے میں 499 صفحات پر مشتمل نہایت ہی آسان کتاب بنام **"نماز کے اَحْکام"** تالیف فرمائی ہے۔ یہ کتاب در حقیقت امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے تحریر کردہ بارہ (12) رسائل کا مجموعہ ہے جو کہ یقیناً اُمّتِ مُسلِمہ کے لئے ایک عظیم تحفہ ہے۔ اِس میں وُضُو و غُسل کے طریقے سے لے کر نماز کا طریقہ، اُس کے فضائل، فرائض، واجبات، سُنَّتیں، مَکْروہات اور مُفْسِدات تک کا ذکر کیا گیا ہے۔ عِلاوہ ازیں قضا نمازوں کا طریقہ، اذان اور جوابِ اذان کے کلمات و فضائل، نمازِ سَفَر، نمازِ عید، نمازِ جنازہ کا طریقہ اور اس سے مُتَعَلّق ضروری مسائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ بِلا شُبہ یہ کتاب ہر گھر کی ضرورت ہے لہٰذا تمام اسلامی بھائیوں کو چاہیئے کہ مکتبۃ المدینہ سے اِس کتاب کو ھدیّۃً حاصِل کر کے نہ صرف خُود

---

1 . . . بہارِ شریعت، حصّہ سوم، ۱/ ۵۱۸، حصّہ چہارم، ۱/ ۷۱۱

www.dawateislami.net

اِس کا مُطالعہ کیجئے بلکہ اپنے گھر کے دِیگر افراد کو بھی اِس کے مُطالعے کی ترغیب دلائیے۔ اسلامی بہنوں کے لئے امیرِ اہلسنّت دامت برکاتھم العالیہ کی کتاب **"اسلامی بہنوں کی نماز"** بہت ہی زبردست کتاب ہے، اسے اسلامی بہنوں کو پڑھنا بے حد ضروری ہے۔

افسوس فی زمانہ دُنیاوی عُلُوم و فُنُون سیکھنے کے لئے تو بہت کوشش کی جاتی اور اِس کی خاطِر وقت اور مال کی بڑی سے بڑی قُربانی بھی دی جاتی ہے مگر نماز جو کہ دِین کا سُتُون ہے، اِس کے مسائل سیکھنے کے لئے کوئی کوشش نہیں کی جاتی، عَین مُمکن ہے کہ علمِ دین سے مَحرُومی اور جلد بازی کی وجہ سے ہماری نمازیں ضائع ہو جاتی ہوں اور ہمیں پتا بھی نہ چلتا ہو۔ ہمارے اَسْلاف و بُزُرگانِ دِین کو نمازوں سے دِلی لگاؤ ہوا کرتا تھا۔ وہ حضرات نماز کے تمام تر آداب کا خیال رکھتے ہوئے فرائض تو فرائض، نوافل بھی نہایت ہی سُکون و اِطمینان کے ساتھ ادا کیا کرتے تھے۔ آیئے ترغیب کے لئے اِس ضمن میں بُزرگانِ دِین کے تین (3) واقعات سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

﴿1﴾ اعلیٰ حضرت کی نماز

حضرت مولانا محمد حسین چشتی نِظامی فَخری رَحمۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جنہیں چند سال اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمۃُ الرَّحمٰن کے فتاوٰی لکھنے کی خدمت حاصِل رہی، آپ فرماتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تمام عُمر لازمی طور پر جماعت سے نماز پڑھی اور کیسی ہی گرمی کیوں نہ ہو ہمیشہ دَستار (عمامے) اور **اَنگَرکھے** (کُرتے کے اوپر سے پہننے والی ایک پوشاک) کے ساتھ نماز پڑھا کرتے (یعنی نماز کے لئے لباس میں بھی خُصُوصی اِہتمام فرماتے)۔ خُصُوصاً فرض نماز تو صِرف ٹوپی اور کُرتے کے ساتھ کبھی بھی ادا نہ کی۔ مزید فرماتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جس قدر اِحتیاط سے نماز پڑھتے تھے، آج کل یہ بات نظر نہیں آتی۔ ہمیشہ میری دو رکعت ان کی ایک رکعت میں ہوتی تھی اور دوسرے لوگ میری چار رکعت میں کم سے کم چھ

www.dawateislami.net

(6) رکعت بلکہ آٹھ (8) رکعت بھی پڑھ لیا کرتے تھے۔[1]

ہو جائیں مولا مسجدیں آباد سب کی سب
سب کو نمازی دے بنا یا ربِّ مصطفٰے

(وسائلِ بخشش)

﴿2﴾ وہ لکڑی کہاں ہے؟

حضرتِ سیِّدُنا ابُو الاَحْوَص رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا مَنْصُور بن مُعْتَمِر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی پڑوسن نے اپنے والد صاحب سے پُوچھا: اَبّا جان! حضرتِ سیِّدُنا مَنْصُور رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی چھت پر ایک لکڑی تھی وہ کہاں گئی؟ اُنہوں نے بتایا: بیٹا! وہ (لکڑی نہیں تھی بلکہ خود) حضرتِ سیِّدُنا مَنْصُور رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تھے جو رات کو قِیام کیا کرتے تھے۔[2] اِنہی کے بارے میں حضرتِ سیِّدُنا علاء بن سالِم عَبدی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا مَنْصُور بن مُعْتَمِر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی چھت پر نماز پڑھا کرتے تھے۔ جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا اِنتقال ہو گیا تو ایک لڑکے نے اپنی ماں سے پُوچھا: امّی جان! فُلاں کی چھت پر کھجور کا تَنا تھا وہ دِکھائی نہیں دے رہا؟ ماں نے کہا: بیٹا! وہ کوئی تَنا نہیں تھا بلکہ حضرتِ سیِّدُنا مَنْصُور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفُوْر تھے جو (عبادت کیا کرتے تھے اور اب) اِنتقال فرما گئے ہیں۔[3]

میں پانچوں نمازیں پڑھوں باجماعت
ہو توفیق ایسی عطا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش)

---

1 . . . حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/ ۵۳ ابتغیر

2 . . . حلية الاولياء، منصور بن معتمر، ص ۴۶، رقم: ۶۲۶۹

3 . . . حلية الاولياء، منصور بن معتمر، ص ۴۶، رقم: ۶۲۶۰

www.dawateislami.net

﴿3﴾ حضرتِ سَیِّدُنا حاتِمِ اَصَمّ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نماز

حضرت سَیِّدُنا حاتِمِ اَصَمّ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک مرتبہ حضرت عاصِم بن یُوسُف مُحَدِّث رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مُلاقات کے لئے تشریف لے گئے تو حضرت عاصِم بن یُوسُف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُن سے فرمایا کہ اے حاتِم! کیا آپ نماز اچھی طرح ادا کرتے ہیں؟ تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جی ہاں۔ حضرت عاصِم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پُوچھا: آپ بتایئے کہ آپ کس طرح نماز پڑھتے ہیں؟ تو حضرت حاتِم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا کہ جب نماز کا وقت قریب ہو جاتا ہے تو میں نہایت ہی کامِل و مکمل طریقے سے وُضُو کرتا ہوں۔ پھر نماز کا وقت آجانے پر جب مُصَلّے پر قدم رکھتا ہوں تو اِس طرح کھڑا ہوتا ہوں کہ میرے بدن کا ہر جوڑ اپنی جگہ پر برقرار ہو جاتا ہے پھر میں اپنے دل میں یہ تصوّر جماتا ہوں کہ خانۂ کعبہ میرے دونوں بھنوؤں کے درمیان اور مقامِ ابراہیم میرے سینے کے سامنے ہے پھر میں اپنے دل میں یہ یقین رکھتے ہوئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ میری ظاہری حالت اور میرے دل میں چھپے ہوئے تمام خیالات کو جانتا ہے اس طرح کھڑا ہوتا ہوں کہ گویا پُل صراط پر میرے قدم ہیں اور جنّت میری دائیں جانب اور جہنم میری بائیں جانب اور مَلَکُ الْمَوْت میرے پیچھے ہیں اور گویا یہی نماز میری زندگی کی آخری نماز ہے، اس کے بعد تکبیرِ تحریمہ نہایت ہی اِخْلاص کے ساتھ کہتا ہوں پھر انتہائی تدبُّر اور غور و فکر کے ساتھ قِراءت کرتا ہوں، پھر نہایت ہی تواضُع کے ساتھ رُکوع اور گڑگڑاتے ہوئے اِنکساری کے ساتھ سجدہ کرتا ہوں۔ پھر اسی طرح پوری نماز نہایت ہی خُضُوع و خُشُوع کے ساتھ ادا کرتا ہوں یہ سُن کر حضرت عاصِم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حیرت کے ساتھ پُوچھا کہ اے حاتِم اَصَمّ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ! کیا واقعی آپ ہمیشہ اور ہر وقت اسی طرح سے نماز پڑھتے ہیں؟ تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جواب دِیا کہ جی ہاں! تیس (30) برس سے میں ہمیشہ اور ہر وقت اسی طرح ہر نماز ادا کرتا ہوں۔[1]

1…روح البیان، ۱/۳۳

www.dawateislami.net

اَوقات کے اندر ہی پڑھوں ساری نمازیں
اللہ! عبادت میں مِرے دل کو لگا دے
(وسائلِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے بُزرگانِ دِین کس قدر خُشوع و خُضُوع، ذَوق و شوق اور یکسوئی کے ساتھ طویل نمازیں پڑھا کرتے تھے اور ایک ہم ہیں کہ اگر نماز پڑھنے کی سَعادَت مل بھی جائے تو نہایت سُستی، کاہلی اور بے توجُّہی کے ساتھ اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے نماز ادا کرتے ہیں جس کی وجہ سے خُشُوع و خُضُوع سِرے سے حاصِل ہی نہیں ہو پاتا۔

کس رُکن میں کہاں نظر ہونی چاہئے؟

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، مولانا سیِّد ایُّوب علی رضوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ (ایک روز) بعد نمازِ ظہر اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مسجد میں وظیفہ پڑھ رہے تھے کہ ایک اجنبی صاحب نے سامنے آکر نِیَّت باندھی۔ جب رُکوع کِیا تو گردن اُٹھائے ہوئے سجدہ گاہ کو دیکھتے رہے۔ فارغ ہونے پر اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پاس بُلا کر دریافت کِیا کہ رُکوع کی حالت میں اِس قدر گردن آپ نے کیوں اُٹھائی تھی؟ اُنہوں نے عرض کیا حُضُور سجدے کی جگہ کو دیکھ رہا تھا تو فرمایا سجدہ میں کیا کیجئے گا (یعنی ہر حالت میں سجدہ کی جگہ پر نظر نہیں ہونی چاہئے) پھر فرمایا: بحالتِ قِیام، نظر سجدہ گاہ پر اور بحالتِ رُکوع پاؤں کی انگلیوں پر اور بحالتِ تسمیع (رُکوع سے کھڑے ہو کر) سینہ پر اور بحالتِ سُجُود ناک پر اور بحالتِ قُعُود (اَلتَّحِیَّات وغیرہ پڑھتے ہوئے) اپنی گود پر نظر رکھنی چاہئے نیز سلام پھیرتے وقت کاتِبِیْن (اعمال لکھنے والے فرشتوں) کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنے شانوں (کندھوں) پر نظر ہونی چاہئے۔ [1]

1... حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/۳۰۳ بتغیر

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے سے گُریز کرنا چاہئے۔ یاد رکھئے! نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے سے توجُّہ بٹتی ہے اور دل نماز کے بجائے دُوسری چیزوں میں مشغول ہو جاتا ہے، شاید اسی وجہ سے نماز پڑھنے کے باوُجود نہ تو ہمیں اس کی لذّت محسوس ہوتی ہے اور نہ ہی دل میں اس کا حقیقی شوق پیدا ہوتا ہے، جس کے نتیجے میں معمولی سر درد یا ہلکی پھلکی بیماری یا صرف سُستی اور کاہلی کی وجہ سے آئے دِن ہماری نمازیں قضا ہو جاتی ہیں بلکہ بعض ایسے لوگ بھی ہیں کہ جب اُن کی ایک یا چند ایک نمازیں رہ جائیں تو ہفتوں ہفتوں بلکہ مہینوں مہینوں تک جان بوجھ کر نماز چھوڑ دیتے ہیں اور اگر کوئی اسلامی بھائی اُن پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے نمازوں کی ترغیب دِلائے تو کہتے ہیں ”اب اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اگلے جمعہ سے دوبارہ نمازیں پڑھنا شُروع کروں گا یا رمضان سے باقاعدہ نمازوں کا اہتمام کروں گا“ یوں گویا کسی قِسم کی شرم وجِھجک کے بِغیر بڑی بہادری کے ساتھ مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس بات کا اِقرار کیا جاتا ہے کہ نمازیں ترک کرنے کا یہ کبیرہ گُناہ، میں جُمعہ کے دن تک یا رمضانُ المبارک تک مُسلسل جاری رکھوں گا۔ یقیناً یہ سب کچھ خوفِ خدا اور شوقِ عِبادت نہ ہونے کا وبال ہے ورنہ جس کے دِل میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف اور عِبادت کا ذَوق وشوق ہوتا ہے وہ ہر حال میں نمازوں کی پابندی کرتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی سے بچتا ہے۔ ہمارے اَسْلاف و بُزرگانِ دِین شدید بیماری، ضَعِیفُ العُمری یا بہت زیادہ جِسمانی کمزوری کے باوُجود بھی نمازوں سے غفلت نہ کِیا کرتے تھے بلکہ جب تک کوئی شَرْعی مجبوری نہ ہوتی نمازِ باجماعت کی پابندی کِیا کرتے تھے۔ جیسا کہ

بیماری کے باوُجود نماز کی ادائیگی

حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کہتے ہیں: ہمیں حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن مُصَرِّف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں اُن کے پڑوسی نے بتایا کہ وہ بیمار ہیں۔ ہم عیادت کے لئے گئے تو حضرتِ سیِّدُنا

www.dawateislami.net

زُبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ان سے کہا: ”اُٹھئے! نماز پڑھ لیجئے، مجھے معلوم ہے کہ آپ نماز سے محبّت کرتے ہیں۔“ یہ سُنتے ہی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نماز کے لئے کھڑے ہوگئے۔ [1]

نمازِ باجماعت کی بے مثال پابندی

حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن عَرْعَرَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن قطان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان جب حضرتِ سیِّدُنا امام اَعْمَش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ذکر کرتے تو فرماتے: وہ بہت عِبادت گُزار تھے اور نمازِ باجماعت اور پہلی صَف کی پابندی کِیا کرتے تھے۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ حضرتِ سیِّدُنا امام اَعْمَش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اسلام کی نشانی (یعنی نہایت ضَعِیفُ الْعُمر) تھے اور آپ دیوار کا سہارا لیتے لیتے پہلی صف تک پہنچ جایا کرتے تھے۔ [2]

میں ساتھ جماعت کے پڑھوں ساری نَمازیں
اللہ! عبادت میں مِرے دل کو لگا دے

(وسائلِ بخشش)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ایک مرتبہ سخت بیمار ہوئے، بالآخر آپریشن کا طے ہوا۔ چُنانچہ 21 دسمبر 2002ء کو راجپوتانہ اسپتال (حیدر آباد) میں داخِل (Admitte) ہوئے۔ ڈاکٹر صاحب نے دوپہر یا شام کو آپریشن کا وقت دینا چاہا تو فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ میری کوئی نماز بے ہوشی میں رہ نہ جائے۔ لِہٰذا نمازِ عِشاء کے بعد کا طے ہوا۔ آپریشن سے پہلے دونوں ہاتھ ٹیبل کے اطراف میں باندھ دیئے گئے اور بعد میں جیسے ہی کھولے گئے آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فوراً ہی قِیامِ نماز کی طرح باندھ لئے۔ ابھی نیم بے ہوشی

---

1 ۔۔۔ حلیۃ الاولیاء، طلحۃ بن مصرف، ۵/ ۲۱، رقم: ۶۱۷۱

2 ۔۔۔ حلیۃ الاولیاء، سلیمان الاعمش، ۵/ ۵۸، رقم: ۶۳۱۰

www.dawateislami.net

طاری تھی ، درد سے کراہنے یا چلّانے کے بجائے زَبان پر ذِکر و دُرود اور مُناجات کا سِلسلہ جاری ہو گیا، یکایک آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے پُوچھا: کیا نمازِ فجر کا وقت ہو گیا؟ اگر ہو گیا ہے تو مجھے پاک کر دِیا جائے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ میں فجر کی نماز پڑھوں گا۔ اُن کو بتایا گیا کہ فجر کو ابھی کافی دیر ہے۔[1]

اعلیٰ حضرت، اِمامِ احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن ایک اِسْتِفْتاء کا جواب لکھنے سے پہلے جواب میں تاخیر کی وجہ بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں: آپ کی رجسٹری ۱۵ ربیع الآخر شریف کو آئی، میں ۱۲ ربیعُ الاوّل شریف کی مجلس پڑھ کر (یعنی بیان کر کے) شام ہی سے ایسا علیل (بیمار) ہوا کہ کبھی نہ ہوا تھا۔ میں نے وصیت نامہ لکھوا دِیا تھا۔ آج تک یہ حالت ہے کہ دروازہ سے مُتّصِل مسجد ہے، چار آدمی کُرسی پر بٹھا کر مسجد لے جاتے اور لاتے ہیں۔[2]

میں ساتھ جماعت کے پڑھوں ساری نَمازیں
اللہ! عبادت میں مِرے دل کو لگا دے

(وسائلِ بخشش)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایسی سخت عَلالت (بیماری) میں بھی جماعت چھوڑ کر گھر میں تنہا نماز پڑھ لینا گوارا نہ کیا حالانکہ اتنی شدید عَلالت بِلاشُبہ ترکِ جماعت کے لیے عُذر ہے۔ بانیِ اَلْجامعۃُ الاَشْرَفِیّہ حافظِ مِلّت مولانا شاہ عبدُالعزیز مُحدِّث مراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اعلیٰ حضرت کی اِسی بیماری کا حال بیان کیا کہ "ایک روز مسجد لے جانے والا کوئی نہ تھا، جماعت کا وقت ہو گیا، طبیعت پریشان (ہوگئی)، ناچار خود ہی کسی طرح گھسٹتے ہوئے (مسجد میں) حاضِر ہوئے اور باجماعت نماز ادا کی۔" آج صحت وطاقت اور تمام تر سہولت کے باوجود ترکِ نماز اور ترکِ جماعت کے ماحول میں یہ واقعہ ایک عظیم درسِ عبرت ہے۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ معمولی بیماری، دردِ سر یا تھوڑی بہت پریشانی کی بِناء

1... امیر اہلسنت کے آپریشن کی ایمان افروز جھلکیاں، ص ۱-۳ ملخصاً
2... فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۵۴۷

www.dawateislami.net

پر نماز تَرک کرنے کے بجائے اپنے آپ کو مسجد کی پہلی صف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ نمازِ باجماعت کا پابند بنائیں۔ یادرکھئے کہ بِلاعُذرِ شَرعی مسجد کی جماعت چھوڑنا گُناہ ہے۔ چُنانچہ

بہارِ شریعت میں ہے: عاقِل، بالغ، حُرّ (آزاد اور) قادِر پر جماعت واجِب ہے، بِلاعذر ایک بار بھی چھوڑنے والا گُناہگار اور مُسْتَحِقِّ سزا ہے اور کئی بار ترک کرے، تو فاسِق مردودُ الشہادۃ (ہے) اور اس کو سخت سزا دی جائے گی۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس میں کوئی شک نہیں کہ انسان کا سب سے بڑا دُشمن شیطان ہے جو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ سے دُھتکار دِیا گیا ہے۔ شیطان لَعِین کبھی بھی یہ نہیں چاہے گا کہ وہ خود تو ربّ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کی وجہ سے جہنّم میں جائے اور ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی فرماں برداری کرکے جنّت کے حق دار بن جائیں لہٰذا وہ ہر آن ہمیں نماز و روزے کی پابندی اور دیگر عِبادات کی بجا آوری سے روکنے کی کوششوں میں لگا رہتا ہے، پہلے پہل نوافل و مُسْتَحَبّات سے انسان کو روکتا ہے پھر سُنَّتیں چُھوٹنے لگتی ہیں، اس کے بعد واجبات کی باری آتی ہے اور پھر بالآخر فرائض تک سے محروم کردیتا ہے۔ اگر آج ہم جماعت ترک کریں گے تو کل کو شیطان کے کہنے پر نمازوں ہی سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے ۔یہی وجہ ہے کہ ہمارے اَسلافِ کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام اوّل تو جماعت تَرک ہی نہ کرتے اور اگر کسی شرعی عُذر کی بناء پر کبھی جماعت چُھوٹ بھی جاتی تو اُنہیں اِس قدر افسوس ہوتا کہ وہ مجبوراً چُھوٹ جانے والی اِس جماعت کی بھی اپنے طور پر تلافی کی کوششیں شُروع کردیتے۔ جیسا کہ

جماعت چُھوٹنے پر رات بھر عِبادت

حضرت سَیِّدُنا نافِع رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ سے مروی ہے کہ حضرت سَیِّدُنا ابنِ عُمر رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا جب کبھی

1 . . . بہارِ شریعت، حصّہ سِوُم، ۱/ ۵۸۲

www.dawateislami.net

(کسی عُذرِ شرعی کے سبب) عشاء کی جماعت میں حاضر نہ ہوپاتے تو ساری رات عِبادت میں گُزار دیتے۔[1]

بہر حال نماز ہر مُسلمان پر فرض ہے، اِس کو پڑھنا دُنیا و آخرت کی سَعادَتوں کا ذریعہ ہے اور چھوڑ دینا گُناہِ کبیرہ اور دُنیا و آخرت کی محرومیوں کا سبب ہے۔ لہٰذا نمازوں کی ادائیگی کرتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اِس پر اِستقامت کی دُعا بھی کرنی چاہئے۔ قُرآنِ پاک میں جابجا نہ صرف نماز کا حکم دِیا گیا ہے بلکہ اجر و ثواب کا ذکر کرکے اس کی ترغیب دِلائی گئی ہے۔ آیئے اس ضمن میں چار (4) فرامینِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ سُنئے۔

نماز کے مُتَعَلِّق 4 فرامینِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ

وَالْمُقِیْمِیْنَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِؕ اُولٰٓىٕكَ سَنُؤْتِیْهِمْ اَجْرًا عَظِیْمًا۠(۱۶۲) (پ۶، النساء: ۱۶۲)

تَرجَمۂ کنز الایمان: اور نماز قائم رکھنے والے اور زکوٰۃ دینے والے اور اللہ اور قیامت پر ایمان لانے والے ایسوں کو عنقریب ہم بڑا ثواب دیں گے۔

وَ اَنْ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّقُوْهُؕ وَ هُوَ الَّذِیْۤ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ(۷۲) (پ۷، الانعام: ۷۲)

تَرجَمۂ کنز الایمان: اور یہ کہ نماز قائم رکھو اور اس سے ڈرو اور وہی ہے جس کی طرف تمہیں اٹھنا ہے۔

حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰىۗ وَ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِیْنَ(۲۳۸) (پ۲، البقرة: ۲۳۸)

تَرجَمۂ کنز الایمان: نگہبانی کرو سب نمازوں کی اور بیچ کی نماز کی اور کھڑے ہو اللہ کے حُضور ادب سے۔

وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ ارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِیْنَ(۴۳) (پ۱، البقرة: ۴۳)

تَرجَمۂ کنز الایمان: اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور رُکوع کرنے والوں کے ساتھ رُکوع کرو۔

صدرُ الافاضِل حضرت علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْھَادِی آخری آیتِ مُبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: اس آیت میں نماز و زکوٰۃ کی فرضیت کا بیان ہے اور اس طرف بھی اشارہ ہے

1 ...اللہ والوں کی باتیں، ۱/۵۳۳

www.dawateislami.net

کہ نمازوں کو اُن کے حُقُوق کی رعایت اور ارکان کی حِفاظت کے ساتھ ادا کرو۔ **مسئلہ:**(اسی آیتِ مُبارکہ میں) جماعت کی ترغیب بھی ہے۔

ترکِ جماعت کی وعید

حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ عبّاس اور حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ عُمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ اَجْمَعِیْن سے مروی ہے کہ ہم نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سُنا: لَیَنْتَھِیَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِھِمُ الْجَمَاعَاتِ اَوْ لَیَخْتِمَنَّ اللہُ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ ثُمَّ لَیَکُوْنُنَّ مِنَ الْغَافِلِیْنَ، لوگ جماعت چھوڑنے سے باز آجائیں ورنہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن کے دِلوں پر مہر لگادے گا پھر وہ غافلوں میں سے ہوجائیں گے۔[1]

ایک اور حدیثِ پاک میں یہی وعید جمعے کی نماز ترک کرنے کے بارے میں آئی ہے، چُنانچہ نبیِ کریم، رؤف رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: لوگ جمعہ چھوڑنے سے باز رہیں ورنہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن کے دِلوں پر مُہر کردے گا پھر وہ غافلوں میں سے ہوجائیں گے۔[2]

مُفَسِّرِ شَہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: خیال رہے کہ یہاں رُوئے سُخَن (گُفتگو کا رُخ) یا تو اُن مُنافقوں کی طرف ہے جو جمعہ (یا عام نمازوں) میں حاضِر نہ ہوتے تھے یا آئندہ آنے والے مسلمانوں کی طرف ہے ورنہ کوئی صحابی تارکِ جمعہ (یا تارکِ نماز یا تارکِ جماعت) نہ تھے۔[3]

میں پانچوں نمازیں پڑھوں باجماعت
ہو توفیق ایسی عطا یاالٰہی

1...ابنِ ماجہ، کتاب المساجد والجماعات، باب التغلیظ فی التخلف عن الجماعۃ، ۱/۴۳۶، حدیث: ۷۹۴
2...مسلم، کتاب الجمعۃ، باب التغلیظ فی ترک الجمعۃ، ص ۴۳۰، حدیث: ۸۶۵
3...مرآۃ المناجیح، ۲/۳۳۰

www.dawateislami.net

(وسائلِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُبارک ہے: جُعِلَتْ قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ [1] میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔ بھلا وہ کون سا عاشقِ رسول ہو گا جو اپنے مَحْبوب کی آنکھوں کو راحت اور ٹھنڈک نہ پہنچانا چاہے؟ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ نماز کی پابندی کرتے ہوئے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی آنکھیں ٹھنڈی کریں اور اپنے آپ کو احادیثِ مُبارکہ میں بیان کردہ نماز کے فضائل و برکات کا حقدار بنائیں۔ سرکارِ مدینہ، سُرورِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے نماز قائم رکھنے اور نمازِ باجماعت کے لئے مسجد میں حاضر ہونے کی بارہا ترغیب بھی دِلائی اور اس کے فضائل بھی بیان کئے۔ آیئے ترغیب کے لئے چند احادیثِ مُبارکہ سُنتے ہیں۔

حضرتِ سَیِّدُنا ابُو ہُرَیْرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰہِ مَسَاجِدُھَا وَ اَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰہِ اَسْوَاقُھَا، آبادیوں میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب سے پیاری جگہ مسجدیں اور سب سے بُری جگہ بازار ہیں۔ [2]

حضرتِ سَیِّدُنا ابُو ہُرَیْرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: مَنْ غَدَا اِلَی الْمَسْجِدِ اَوْ رَاحَ اَعَدَّ اللّٰہُ لَہٗ فِی الْجَنَّۃِ نُزُلًا کُلَّمَا غَدَا اَوْ رَاحَ، جو شَخْص صبح و شام مسجد میں جائے تو جتنی مرتبہ بھی جائے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے لئے جنّت میں مہمانی تیّار فرمائے گا۔ [3]

رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: سَبْعَۃٌ یُظِلُّھُمُ اللّٰہُ فِیْ ظِلِّہٖ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّہٗ،

---

1 ...نسائی، کتاب عشرۃ النساء، باب حب النساء، ص ٦٤٤، حدیث: ٣٩٤٦

2 ...مسلم، کتاب المساجد...الخ، باب فضل الجلوس فی مصلاہ...الخ، ص ٣٣٧، حدیث: ٦٧١

3 ...مسلم، کتاب المساجد...الخ، باب المشي الی الصلاۃ...الخ، ص ٣٣٦، حدیث: ٦٦٩

www.dawateislami.net

جس دن عرشِ الٰہی کے سِوا کوئی سایہ نہ ہو گا اُس دن 7 قسم کے افراد کو اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے عرش کے سائے میں رکھے گا۔ پھر اس کے بعد اُن 7 افراد کا ذکر کرتے ہوئے یہ بھی ارشاد فرمایا: وَرَجُلٌ كَانَ قَلْبُهُ مُعَلَّقًا بِالْمَسْجِدِ إِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتَّى يَعُوْدَ إِلَيْهِ، وہ شخص (بھی روزِ قیامت عرشِ الٰہی کے سائے میں ہو گا) جس کا دِل مسجد سے چلے جانے کے بعد بھی دوبارہ آنے تک مسجد ہی میں لگا رہے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ مسجد سے دِل لگانے، نماز کی پابندی کرنے اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے کیسے کیسے فضائل و بَرَکات ہیں، لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ رِضائے الٰہی حاصِل کرنے کے لئے ہمیشہ باجماعت نماز ادا کیا کریں، خواہ اِس کی خاطِر ہمیں کتنی ہی مَشَقَّت برداشت کرنی پڑے، آج کل اگر مسجد ہمارے گھر سے تھوڑی دُور ہو تو ہم معمولی سی تھکاوٹ یا سُستی کی وجہ سے نہ صرف جماعت ترک کرنے کے گُناہ میں پڑتے ہیں بلکہ نمازِ باجماعت جیسی عظیم سَعادَت سے محروم ہو جاتے ہیں۔ یاد رکھئے کہ جو نیک کام جتنا زیادہ دُشوار ہوتا ہے اُس کا ثواب بھی اُتنا ہی زیادہ ہوتا ہے اور پھر نماز کی خاطِر راہِ خُدا میں اُٹھنے والے قدموں کی تو بات ہی کچھ اور ہے۔ جیسا کہ حدیثِ پاک میں فرمایا گیا: اَلْاَبْعَدُ فَالْاَبْعَدُ مِنَ الْمَسْجِدِ اَعْظَمُ اَجْرًا، مسجد سے دُور والے کو ثواب زیادہ مِلتا ہے اور جو اِس سے بھی زیادہ دُور والا ہے اُسے اِس سے بھی زیادہ ثواب مِلتا ہے (گویا جیسے جیسے دُوری بڑھتی جائے گی ثواب میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا)۔[2]

حضرتِ سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ فرماتے ہیں کہ مسجدِ نَبَوی عَلٰی صَاحِبِهَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے گِرد کچھ زمینیں خالی ہوئیں تو بنی سَلَمَہ (قبیلے کے حضراتِ صحابۂ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَان) نے چاہا کہ مسجد کے قریب آجائیں، یہ خبر جب نبیِ کریم عَلَيْهِ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْم کو پہنچی تو فرمایا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ تم مسجد کے قریب مُنْتَقِل

1…ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی الحب فی اللہ، ۴/۱۸۴، حدیث: ۲۳۹۸ ماخوذا

2…ابنِ ماجہ، کتاب المساجد والجماعات، باب الابعد فابعد…الخ، ۱/۴۳۱، حدیث: ۷۸۲

www.dawateislami.net

ہونا چاہتے ہو۔ عرض کی: یارسولَ اللہ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ)! جی ہاں ہمارا اِرادہ تو یہی ہے، فرمایا: اے بنی سَلِمَہ! اپنے گھروں ہی میں رہو، تمہارے قدم لکھے جائیں گے۔ دوبار یہی ارشاد فرمایا، بنی سَلِمَہ کہتے ہیں، لہٰذا ہم کو گھر بدلنا پسند نہ آیا (یعنی اس بِشارت کی وجہ سے ہم نے گھر تبدیل کرکے مسجد کے قریب رہائش اِختیار کرنے کا اِرادہ ترک کر دِیا)۔ (1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگرچہ جماعت حاصِل کرنا بہت ہی زیادہ قابلِ فضیلت عمل ہے مگر یہ بھی یاد رہے کہ جماعت یا رکعت حاصِل کرنے کی خاطِر مسجد کے اندر دوڑنا منع ہے، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ملفوظات شریف میں مسجد کے اَحکام و آداب بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: مسجد میں دوڑنا یا زور سے قدم رکھنا جس سے دَھمک پیدا ہو منع ہے۔ (2)

لہٰذا ہمیں نماز کے لئے ایسے اوقات میں آنا چاہئے کہ بآسانی جماعت مل جائے اور مسجد میں بھاگنا بھی نہ پڑے۔ بعض لوگ اذان کے بعد بھی اپنی گفتگو یا دیگر کام کاج جاری رکھتے ہیں اور پھر جماعت کھڑی ہونے کے بعد اُسے حاصِل کرنے کے لئے مسجد میں بھاگتے دوڑتے نظر آتے ہیں، حالانکہ حدیثِ مُبارک میں اس سے منع کِیا گیا ہے۔ چُنانچہ سرکارِ دوعالم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: لَا تَاْتُوا الصَّلَاۃَ وَاَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَاْتُوْھَا وَعَلَیْکُمُ السَّکِیْنَۃُ فَمَا اَدْرَکْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَکُمْ فَاَتِمُّوْا، نماز کے لئے بھاگتے ہوئے نہ آیا کرو بلکہ اِطمینان و سُکون کے ساتھ (معمول کے مطابق چلتے ہوئے) آیا کرو پھر جتنی رکعتیں مِل جائیں جماعت کے ساتھ پڑھ لو اور جو فوت ہو جائیں اُنہیں (امام کے سلام پھیرنے کے بعد) مکمل کرلو۔ (3)

---

1 . . . مسلم، کتاب المساجد... الخ، باب فضل کثرۃ الخطأ الی المسجد، ص ۳۳۵، حدیث: ۲۸۰۔ ۲۸۱

2 . . . ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۳۱۸

3 . . . مسند امام احمد، مسند ابی ھریرہ، ۳/ ۲۲، حدیث: ۷۲۳۴

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآن و حدیث میں جہاں نماز پڑھنے کے بہت زیادہ فضائل و برکات بیان کئے گئے ہیں وہاں نماز قضا کرنے یا تَرک کر دینے کی سخت وعیدیں بھی بیان کی گئی ہیں۔ چُنانچہ پارہ 16 سورۂ مریم کی آیت نمبر 59 میں اِرشاد ہوتا ہے:

فَخَلَفَ مِنۢ بَعۡدِهِمۡ خَلۡفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوۡفَ يَلۡقَوۡنَ غَيًّا ﴿۵۹﴾ (پ ۱۶، سورۂ مریم: ۵۹)

تَرجَمۂ کنز الایمان: تو ان کے بعد ان کی جگہ وہ ناخلف آئے جنہوں نے نمازیں گنوائیں (ضائع کیں) اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے تو عنقریب وہ دوزخ میں "غَیّ" کا جنگل پائیں گے۔

خوفناک وادی کا ہولناک کنواں:

بیان کردہ آیتِ مبارکہ میں "غَیّ" کا تذکِرَہ ہے اور اس سے مراد جہنّم کی ایک وادی ہے۔ صَدْرُ الشَّرِیعَہ، بَدْرُ الطَّرِیقَہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اَعْظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: "غَیّ" جہنّم میں ایک وادی ہے جس کی گرمی اور گہرائی سب سے زیادہ ہے، اس میں ایک کُنواں ہے جس کا نام "ھَبْ ھَبْ" ہے، جب جہنّم کی آگ بُجھنے پر آتی ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کُنویں کو کھول دیتا ہے جس سے وہ (یعنی جہنّم کی آگ) بدستور بھڑکنے لگتی ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ﴿كُلَّمَا خَبَتۡ زِدۡنٰهُمۡ سَعِيۡرًا ﴿۹۷﴾﴾ **تَرجَمۂ کنز الایمان**: جب کبھی بجھنے پر آئے گی ہم اسے اور بھڑکا دیں گے۔ (1) (مزید فرماتے ہیں کہ) یہ کُنواں بے نمازیوں اور زانیوں اور شرابیوں اور سُود خوروں اور ماں باپ کو اِیذا (یعنی تکلیف) دینے والوں کے لیے ہے۔ (2)

یاد رکھئے! ایک بھی نماز جان بوجھ کر چھوڑ دینا کبیرہ گُناہ ہے۔ فتاوٰی رضویہ جلد 9، صَفْحَہ 158 پر ہے: جس نے قصداً (یعنی جان بوجھ کر صرف) ایک وقت کی (نماز بھی) چھوڑی، ہزاروں برس جہنّم میں

---

1 . . . پ ۱۵، بنی اسرآئیل: ۹۷

2 . . . بہارِ شریعت، حصہ سوم، ۱/ ۴۳۴

www.dawateislami.net

رہنے کا مُستَحِق ہوا، جب تک توبہ نہ کرے اور اس کی قضا نہ کرلے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اندازہ لگائیے کہ جب ایک نماز جان بُوجھ کر چھوڑنے پر ہزاروں سال تک جہنّم میں رہنا پڑے گا تو جو شَخْص دن بھر کی تمام نمازیں جان بُوجھ کر تَرک کر دیتا ہو بلکہ وہ اِس خَصلَتِ بد کا عادی ہو اور نماز بالکل ہی نہ پڑھتا ہو تو وہ کس قدر سخت عذاب میں مُبتلا رہے گا۔ لہٰذا جلد سے جلد بلکہ آج ہی نمازیں چھوڑنے کے گُناہِ کبیرہ سے سچّی پکّی توبہ کر لیجئے نیز باقاعدگی سے نمازوں کا اہتمام کرنے کے ساتھ ساتھ قضا نمازوں کی ادائیگی کی نِیَّت بھی کیجئے ورنہ یاد رکھئے کہ جہنّم کا عذاب کسی صورت بھی برداشت نہ ہو سکے گا۔ منقول ہے کہ جس شَخْص کو جہنّم کا سب سے ہلکا عذاب دِیا جائے گا تو اُس عذاب کی تکلیف اُسے اتنی ہو گی کہ وہ یہ گُمان کرے گا کہ سب سے زیادہ تکلیف دہ عذاب مجھے ہی دِیا جارہا ہے۔ حالانکہ معاملہ اس کے برخلاف ہو گا۔ حضرت سیّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُما روایت کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا کہ دوزخیوں میں سب سے ہلکا عذاب جس کو ہو گا اُسے آگ کے جُوتے پہنائے جائیں گے جن سے اُس کا دماغ کھولنے لگے گا۔ [1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جامعۃ المدینہ کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نمازوں اور دیگر نیک کاموں میں اِسْتِقامت حاصِل کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستگی نہایت مُفید ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! آج کے اس پُر فِتَن دور میں دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول بہت ہی عظیم نعمت ہے جس پر ربّ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے۔ لہٰذا آپ سے مدنی اِلْتِجا ہے کہ دعوتِ اسلامی مہکے مہکے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا و آخرت کی ڈھیروں بھلائیاں حاصِل ہوں گی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی تادمِ

---

1 ۔۔۔ بخاری، باب صفة الجنة والنار، ۲۶۲/۴، حدیث: ۶۵۶۱

www.dawateislami.net

تحریر 97 سے زائد شعبہ جات میں سُنّتوں کی خدمت میں مصروفِ عمل ہے اُنہی میں سے ایک شعبہ جامعۃُ المدینہ بھی ہے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مُقدّس جذبے کے تحت علمِ دِیْن کو عام کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام جامعۃُ المدینہ کی سب سے پہلی شاخ 1995ء میں نیو کراچی کے عَلاقے گودھرا کالونی بابُ المدینہ (کراچی) میں کھولی گئی اور اب تک اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا کے مختلف مُمالِک مثلاً پاکستان، ہند، جنوبی افریقہ، انگلینڈ، نیپال اور بنگلہ دیش میں وغیرہ جامعۃُ المدینہ لِلْبَنِیْن اور لِلْبَنات قائم ہیں، جن میں ہزاروں اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں عِلْمِ دِیْن حاصِل کرکے نہ صرف اپنی عِلْمی پیاس بُجھارہے ہیں بلکہ دُوسروں کو بھی فیضانِ عِلْم سے مُنوّر کرنے میں مصروف ہیں۔ ان جامعاتُ المدینہ کی خُصُوصِیَّت ہے کہ دِینی تعلیم سے آراستہ کرنے کے ساتھ ساتھ طَلَبہ کی اخلاقی اور روحانی تَرْبِیَت بھی کی جاتی ہے لہٰذا آپ بھی اپنی اَوْلاد کو جامعاتُ المدینہ میں داخِل کرواکر اُن کی اور اپنی دُنیا و آخرت کو بہتر بنائیں۔

اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو　　　اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی کیا خوب مدنی بہاریں ہیں آیئے سنئے اور ایمان تازہ کیجئے۔

فِلم بینی کا شوقین، عالِم کیسے بنا؟

بابُ المدینہ کراچی کے ایک مَدَنی اسلامی بھائی (عمر تقریباً 32 سال) اپنی داستانِ عشرت کے خاتمے کے اَحوال کچھ یوں بیان کرتے ہیں: دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے میں گناہوں کی وادی میں سرگرداں تھا۔ افسوس! کہ میرا اٹھنا بیٹھنا بھی ایسے لوگوں میں تھا جو طرح طرح کے گناہوں میں ملوّث تھے۔ ہم سب دوست مل کر فلمیں دیکھا کرتے تھے۔ ایسی ہی ایک شام تھی، میں اپنے دوست کے گھر سے فلم دیکھ کر گھر کی طرف رواں دواں تھا کہ راستے میں

www.dawateislami.net

سبز عمامے والے ایک اسلامی بھائی نے مجھے روک لیا اور انفرادی کوشش کرتے ہوئے عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلے میں سفر کرنے کی درخواست کی۔ میں نے نفس کی پکار پر بہانہ بناتے ہوئے کہا: میں اکیلا کیسے جاؤں، میرا کوئی دوست بھی تو ساتھ ہو۔ اس اسلامی بھائی نے مٹھاس سے تربتر لہجے میں جواب دیا: میں ہوں نا آپ کا دوست۔ اُن کا محبت بھرا انداز دیکھ کر مجھ سے اِنکار نہ ہوسکا۔ چُنانچہ میں راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ کا مسافر بن گیا۔مَدَنی قافلے میں میرے شب وروز عبادت میں گزرے، میں گناہوں کی آلودگی سے دُور رہا۔ اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کا ذکر میرے کانوں میں رَس گھولنے لگا۔ میرے دل ودماغ کو تازگی ملی۔ آخری دن جب رخصت سے پہلے اختتامی دُعا مانگی گئی تو میری آنکھوں کی وادیوں سے آنسوؤں کے چشمے بہنے لگے۔ میں نے اپنے گناہوں سے توبہ کی اور اپنے سر پر سبز سبز عمامہ شریف سجالیا۔مَدَنی قافلے سے واپس آنے کے بعد میں نے بُرے دوستوں کی صحبت سے کنارہ کشی اختیار کرلی اور میرے شب وروز دعوتِ اسلامی کے پاکیزہ مَدَنی ماحول میں بسر ہونے لگے۔ پھر فیضانِ مُرشد کی بارش مجھ پر چھما چھم برسی اور میں نے جامعۃ المدینہ بابُ المدینہ کراچی کے شعبہ درسِ نظامی میں داخلہ لے لیا۔ 2000ء میں امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے ہاتھوں دستارِ فضیلت اپنے سر پر سجائی۔ (تادمِ تحریر) مجھے جامعۃ المدینہ میں تدریس کرتے ہوئے تقریباً 11 سال ہوگئے ہیں۔اس کے ساتھ ساتھ رکن کابینہ مجلسِ رابطہ بالعلماء والمشائخ کی ذمہ داری بھی ملی ہوئی ہے۔

دعوتِ اسلامی کی قَیُّوم دونوں جہاں میں مچ جائے دُھوم
اس پہ فدا ہو بچہ بچہ یااللہ میری جھولی بھر دے

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اَہلسنّت پَر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ مَدَنی قافلے میں سفر کی برکت سے فلم بینی کا شوقین نوجوان، دینی کتب کے مطالعے کا شوقین بن گیا اور نہ صرف عالِم بلکہ دوسروں کو علمِ دین سکھانے والا بن گیا۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂِ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا
جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "163 مدنی پھول" سے مسواک کے مدنی پھول سنتے ہیں۔

پہلے دو فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُلاحظہ ہوں: ❀ دو رَکعت مِسواک کر کے پڑھنا بغیر مِسواک کی 70 رَکعتوں سے اَفضل ہے۔ (2) ❀ مِسواک کا اِستعمال اپنے لئے لازِم کر لو کیونکہ اِس میں منہ کی صفائی اور رَبّ تعالیٰ کی رِضا کا سبب ہے۔ (3) ❀ حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ مِسواک میں دس خوبیاں ہیں: (چند یہ ہیں) منہ صاف کرتی، مَسُوڑھے کو مضبوط بناتی

---

1 . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

2 . . . اَلتَّرغِیب وَالتَّرہِیب، ۱/۱۰۲، حدیث: ۱۸

3 . . . مُسندِ امام احمد بن حنبل ج ۲ ص ۴۳۸ حدیث ۵۸۶۹

www.dawateislami.net

ہے، بینائی بڑھاتی، بلغم دُور کرتی ہے، منہ کی بدبو ختم کرتی، سنّت کے مُوافِق ہے، فرشتے خوش ہوتے ہیں، رَبّ راضی ہوتا ہے،❀ سیّدنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: چار چیزیں عقل بڑھاتی ہیں: فضول باتوں سے پرہیز، مِسواک کا استِعمال، صُلَحا یعنی نیک لوگوں کی صحبت اور اپنے علم پر عمل کرنا۔(1) ❀ مِسواک پیلو یا زیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو مِسواک کی موٹائی چھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی کے برابر ہو ❀ مِسواک جب ناقابلِ استعمال ہو جائے تو پھینک مت دیجئے کہ یہ آلۂ ادائے سنّت ہے، کسی جگہ اِحتیاط سے رکھ دیجئے یا دَفن کر دیجئے یا پتھر وغیرہ وزن باندھ کر سمندر میں ڈبو دیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب "سنّتیں اور آداب" ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

تین دن ہر ماہ جو اپنائے مدنی قافلہ
بے حساب اس کا خدایا! خلد میں ہو داخلہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوت اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

شبِ جمعہ کا دُرُود: (1) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

1 . . . اِحیاءُ العُلوم ج۳ ص۲۷

www.dawateislami.net

بُزُرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا موت کے وقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم اسے قبر میں اپنے رحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (اَفضَلُ الصَّلَوات علٰی سَیِّدِ السّادات ص ۱۵۱ ملخصًا)

(2) تمام گناہ معاف: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا :جو شخص یہ دُرُود پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (اَیضاً ص ٦٥)

(3) رحمت کے ستّر دروازے صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اس پر رحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (اَلْقَوْلُ الْبَدِیع ص ۲۷۷)

(4) چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللہِ

حضرت احمد صاوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْھَادِی بعض بزرگوں سے نقل کرتے ہیں: اس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔ (اَفضَلُ الصَّلَوات علٰی سَیِّدِ السّادات ص ۱۴۹)

(5) قُربِ مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شخص آیا تو حضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے اسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان بٹھا لیا۔ اس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تعجُّب ہوا کہ یہ کون ذی مرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُود پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ (اَلْقَوْلُ الْبَدِیع ص ۱۲۵)

www.dawateislami.net

(6)دُرُودِ شفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنۡزِلۡهُ الۡمَقۡعَدَ الۡمُقَرَّبَ عِنۡدَكَ يَوۡمَ الۡقِيَامَةِ

شافعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ معظم ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے **میری شفاعت واجب** ہو جاتی ہے۔ (الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱)

(1)ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَا هُوَ اَهۡلُهٗ

حضرتِ سیّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُمَا سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم نے فرمایا: اس دُرُود پاک کو پڑھنے والے کیلئے ستر فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔

(مَجۡمَعُ الزَّوَائِد ج ۱۰ ص ۲۵۴ حدیث ۱۷۳۰۵)

(2)ہر رات عبادت میں گزارنے کا آسان نسخہ

غَرَائِبُ الۡقُرۡاٰن ص 187 پر ایک رِوایت نَقل کی گئی ہے کہ جو شخص رات میں یہ دُعاء 3 مرتبہ پڑھ لے گا تو اُس نے گویا شَبِ قَدۡر کو پالیا۔ لہٰذا ہر رات اِس دُعاء کو پڑھ لینا چاہیئے۔

دُعا یہ ہے: **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الۡحَلِيۡمُ الۡكَرِيۡمُ، سُبۡحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبۡعِ وَرَبِّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِيۡمِ۔**

(یعنی خُدائے حلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے)

(فیضانِ سُنّت ج اوّل، ص 1163، 1164)

www.dawateislami.net